جناب مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم مؤدبانہ عرض ہے کہ مدارس حسینیہ تعلیم القرآن میں زکوٰۃ وصدقہ کی رقومات کا تملیک مدارس کے داخلہ فارم کی شق ۱۸ کے ذریعہ بالغ مستحق طلبہ سے کروائی جاتی ہے شق ۱۸ کی عبارت مندرجہ ذیل ہے تا قیام مدارس حسینیہ میری طرف سے مہتمم مدارس کو یا جس کو وہ اجازت دیں اسکا اختیار ہوگا کہ زکوٰۃ وغیرہ کی رقم وأشیاء وصول کرکے طلبہ کی ضروریات طعام وقیام وتعلیم وغیرہ پر حسب ضرورت خرچ کریں یا مدارس حسینیہ پر وقف کریں ۔ مندرجہ بالا طریقہ پر تملیک ہونے کے بعد زکوٰۃ وغیرہ کی رقومات کو حسب ضرورت خرچ کیا جاتا	قاری محمد اسلم خادم مدارس حسینیہ تعلیم القرآن	۳/ ۸ ۱۶ھ ۸/۶ ۹۵ء	۱

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	تبویب
			ہے یعنی مطبخ وظائف علاج و عینک؟ اور دیگر ضروریات میں بھی خرچ کیا جاتا ہے۔ کیا اس طرح سے تملیک اور زکوٰۃ کا مصرف شریعت کے مطابق ہے؟	

الجواب حامداً ومصلیاً

مدرسہ حسینیہ میں اگر بالغ اور زکوٰۃ کے مستحق طلبہ مقیم ہیں، اور وہ فارم کی شق نمبر ۱۸ کو پڑھ کر اسکے نیچے دستخط کرتے ہیں تو ایسی صورت میں مہتمم مدرسہ کیلئے جائز ہے کہ زکوٰۃ وعشر اور دیگر صدقاتِ واجبہ کی وصول شدہ رقم طلباء سے متعلق ان کی تمام ضروریات روزمرہ، طعام، وقیام و تعلیم وغیرہ میں حسب صوابدید خرچ کریں، اسطرح سے زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے، لیکن واضح رہے کہ ایسی صورت میں مدرسہ حسینیہ کے مہتمم کی گردن پر آخرت کا ایک بڑا بوجھ آپڑا ہے کہ وہ بیسیوں فقراء کے وکیل ہیں جن کے نام اور پتے بھی محفوظ اور یاد رکھنا آسان نہیں کہ خدانخواستہ اگر اس مال کے خرچ کرنے میں کوئی غلطی ہوجائے تو اس سے معافی مانگی جاسکے، اسلئے اگر مہتمم مدرسہ نے فقراء طلباء کی ضروریات کے علاوہ کسی کام میں اس مال کو خرچ کیا تو وہ ایسا ناقابل معافی جرم ہوگا۔ جس کی تلافی اسکے قبضہ میں نہیں، اسی لئے ان پر لازم ہے کہ مدرسہ کے چندہ کی رقم کو بڑی احتیاط کے ساتھ صرف ان ضروریات پر خرچ کریں۔ جن کا تعلق فقراء طلباء سے ہے مثلاً ان کا طعام ولباس، دواء وعلاج اور انکی رہائشی ضرورتیں یا ان کیلئے کتابوں کی خریداری وغیرہ۔ (ماخوذہ از امداد المفتیین ص۸۶۲)

واللہ اعلم

[illegible]

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

۲۴-۲-۱۶ھ

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

۲۴-۲-۱۴۳۶ھ